سوال

(347)قضیہ فلسطین اس کا کیا حل ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

قضیہ فلسطین، جس کی پیچیدگی اور سنگینی میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے، اس کے حل کی کیا صورت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بے شک ایک مسلمان کو اس بات سے بہت دکھ ہے کہ قضیہ فلسطین انتہائی سنگین صورت اختیار کرگیا ہے اوردن بدن اس کی سنگینی میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے اوراس کی پیچیدگی اور بھی گھمبیر صورت اختیار کرتی جارہی ہے اوراب تو نوبت یہاں تک آپہنچی ہے جوبے حد المناک ہے ۔ اس کا سبب یہ ہے کہ فلسطین کے پڑوسی مسلمان ممالک باہمی اختلاف کا شکار ہیں، دشمن کے خلاف ان کی صفوں میں اتحاد نہیں اورپھر سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اسلام کے احکام پر پابندی سے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے، جس کے ساتھ فتح ونصرت کو مشروط قرار دیا گیا تھا اور جس کے ماننے والوں سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں زمین میں حکومت اورغلبہ وتسلط سے نوازا جائے گا ۔ یہ صورت حال اس طرف اشارہ کررہی ہے کہ اگر فلسطین کے پڑوسی اسلامی ممالک نے اپنی صفوں کو ازسر نو متحد نہ کیا اوراپنے اپنے ملکوں میں دین اسلام کو مکمل طورپر نافذ نہ کیا تو یہ مسئلہ جوان سے کےلئے بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے، حل نہ ہوگا بلکہ مزید خطرناک صورت اختیار کرجائے گا اورپھر اس کے نتائج بھی بہت خوفناک ہوں گے ۔ یہاں یہ اشارہ کرنا بھی ضروری ہے کہ مسئلہ فلسطین اول وآخر ایک اسلامی مسئلہ ہے لیکن دشمنان اسلام نے بے پناہ کوششیں شروع کررکھی ہیں تاکہ اس مسئلہ کو اسلام کے دائرہ سے باہر کردیا جائے اور غیر عرب مسلمانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ یہ اسلامی نہیں بلکہ ایک عربی مسئلہ ہے، لہذا غیر عرب مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں اوربظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ دشمنان اسلام اپنی اس مذموم کوشش میں کسی حدتک کامیاب بھی ہیں مگر میری سوچی سمجھی (پختہ) رائے ہے کہ یہ مسئلہ اس وقت تک حل نہ ہوگا جب تک اسے خالص اسلامی مسئلہ قرار نہیں دیا جائے گا، اس کے حل کےلئے تمام مسلمانان عالم متفق ومتحد نہ ہوں گے اوروہ یہودیوں کے خلاف اسلامی جہاد نہیں کریں گے، صرف اورصرف جہاد ہی سے ارض فلسطین اس کے اصل باشندوں کو واپس لوٹائی جاسکتی ہے اورباہر سے آنے والے یہودیوں کو ان کے ملکوں میں بھیجا جاسکتا ہے اور فلسطینی یہودیوں کو فلسطین کے باشندوں کے حیثیت سے اسلامی حکومت کے تحت رکھا جاسکتا ہے اورانہیں وہاں نہ تواشتراکی حکومت کے تحت رکھا جاسکتا ہے اورنہ کسی سیکولر حکومت کے تحت، محض جہاد ہی سے یہاں حق کوفتح اورباطل کو شکست ہوسکتی ہے اوراس ملک کے اصل باشندے اپنے وطن میں ایک اسلامی حکومت کے افراد کی حیثیت سے، نہ کہ کسی اورحکومت کے افراد کی حیثیت سے یہاں واپس لوٹ سکتے ہیں ۔ واللہ الموفق ۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 427

محدث فتویٰ